13632-ماں، باپ، اورچار بھائیوں میں ترکہ کی تقسیم

سوال

ایک شخص اپنے پیچھے ماں، باپ، اورچار بھائی چھوڑ کر فوت ہوا تو اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے اوراس میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

اکثر علماء اسی کے قائل ہیں اور حنبلی مسلک میں بھی صحیح یہی ہے کہ جب مسئلہ میں والدین اورایک سے زیادہ بہن بھائی ہوں توماں کو چھٹا حصہ اورباقی باپ کو ملے گا اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اگراس کے بھائی ہوں تواس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے}.

اس آیت کریمہ کا عموم اس پر دلالت کرتا ہے کہ بھائی ماں کوایک تہائی سے محروم کرکے اسے چھٹا حصہ دلائیں گے چاہے بھائی خود وارث ہوں یا محروم رہیں.

شافعیوں میں سے رملی رحمہ اللہ کہتے ہیں : آپ یہ علم میں رکھیں کہ پیچھے جو کچھ بیان ہوا ہے اس میں حجب کی شرط وراثت ہے لھذا جو کوئی بھی کسی مانع جس کا بیان آگے آرہا ہے کی بنا پر وارث نہ بنے وہ کسی دوسرے کووراثت سے نہ تو بالکل محروم کرسکتا ہے اورنہ اس کے حصہ میں کمی کرسکتا ہے یا اسی طرح محروم ہولیکن ایک صورت میں مثلا والد کے ساتھ بھائی اس صورت میں بھائی باپ کی وجہ سے محروم رہیں گے اورماں کوایک تہائی سے کم کرکے چھٹے حصہ پر لے آئیں گے ، اوراس کے بیٹے دادا کے ساتھ اس کے ساتھ محروم ہو نگے اوراسے چھٹے حصہ دلائیں گے, اورخاوند اور سگی بہن اورماں اوروالد کی جانب سے بھائی کی صورت میں بھائی کو کچھ نہیں ملے گا باوجود اس کے کہ وہ سگی بہن کے ساتھ مل کرماں کوچھٹے حصہ تک لے آئیں گے.

دیکھیں : نهاية المحتاج شرح المنهاج (16/6)

اورمالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ (ہروہ شخص جوکسی بھی حال میں وارث نہیں بنتا وہ کسی وارث کو محروم بھی نہیں کرتا) لیکن پانچ مسائل میں :... دوسرا : ماں باپ اوربھائی ماں کوچھٹے حصہ دلائیں گے اورباپ کی وجہ سے خود محروم رہیں گے اوروارث نہیں بنیں گے.

دیکھیں : حاشية العدوي (388/2)

دوسرا قول :

باپ کی بنا پر محروم بھائیوں کے ساتھ ماں کوایک تہائی حصہ ملے گا ، یہ قول بعض متاخرین علماء کرام کا ہے اورشیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے اختیار کیا ہے.

اور باقی اصحاب اس کے خلاف ہیں :

اس کی وجہ : کہ بھائی ماں کو اس وقت ایک تہائی سے چھٹے حصہ پر اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں تا کہ وہ اس حجب نقصان سے خود فائدہ اٹھائیں اور مندرجہ ذیل فرمان باري تعالی سے استدلال کیا جاسکتا ہے :

.{اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے}.اس میں باپ کا ذکر نہیں کیا تو یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم بھائیوں کے ساتھ اکیلی ماں کی صورت میں ہے تو اس طرح چھٹے حصہ کے بعد باقی سارا مال بھائیوں کا ہوگا، عصر حاضر میں حنابلہ میں سے شیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي رحمہ اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے ان کا قول ہے :

(صحیح یہ ہے کہ محجوب بھائی ماں کو ایک تہائی سے محروم نہیں کرینگے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے : .{اگر اس کے بھائی ہوں}.اس سے مراد وارث ہیں - تو جس طرح محجوب بوصف ان میں شامل نہیں اسی طرح محجوب بشخص بھی ان میں شامل نہیں ہوسکتا، اور اس لیے کہ فرائض کا قاعدہ ہے جو وارث نہیں وہ نہ تو حجب حرمان اور نہ ہی حجب نقصان بن سکتا ہے، اور اس لیے کہ ان کا ماں کے حصہ کو کم کرنے کی حکمت یہ ہے کہ ان کے لیے مال متوفر ہوسکے م لھذا جب وہ وارث نہیں ہونگے تو وہ محروم بھی نہیں کرینگے) واللہ اعلم.

دیکھیں : التحقیقات المرضیۃ للفوزان (87-88)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فصل : بھائی ماں کو ایک تہائی سے محروم کرکے چھٹے حصہ تک اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں اور باپ کی بنا پر محروم نہ ہوں تو ماں، باپ، اور بھائیوں کی صورت میں ماں کو ایک تہائی ملے گا, اور اجماع کی بنا پر دادا ماں کی طرف سے بھائیوں کو ساقط کردے گا، اور اسی طرح والدین یا باپ کی جانب سے بھی، یہ امام احمد سے ایک روایت ہے، اور بعض حنابلہ نے اسے اختیار کیا ہے، اور صحابہ کرام میں سے ابو بکر الصدیق وغیرہ رضی اللہ عنھم کا مذھب ہے.

دیکھیں : الفتاوي الكبري (446/5)

اس لیے کہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے لھذا آپ اپنے ملک کے قاضی سے رابطہ کریں اس لیے کہ حاکم کا حکم اختلاف کو ختم کردیتا ہے.

واللہ اعلم.